

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر 1

حدیث: قال الإمام أحمد حدثنا عفان قال ثنا همام قال أخبرنا قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: **الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَاتٍ مُنْهَاتُهُمْ خَشْيَ وَدَيْتُهُمْ وَاجِدُوا أَوْلَى النَّاسِ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ لَمْ يُكُنْ بَشَرِيٌّ وَبَشَرِيٌّ وَأَنَّهُ نَازَلَ فَاذًا رَأَيْتُمُوهُ فَاغْرُقُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحَمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ لُبَانٌ مَمْسُورَانِ كَانَ رَأْسُهُ يَفْطُرُونَ لَمْ يَصْبِهِ بَلَلٌ فَيَقْدُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنْزِيرَ وَيَضَعُ الْحَزْبَةَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلْسَلُ كُلُّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ لَمْ يَقْعِ الْإِمَانَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأَسْوَدُ مَعَ الْإِبِلِ وَالنَّمَارِ مَعَ الْبَقَرِ وَالذَّنَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْبَسُ الصَّبِيَّانَ بِالْحَيَاتِ لَا تَضُرَّهُمْ فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.** (مسند أحمد جلد 2 صفحہ 406)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... تمام انبیاء و علما کی بھائی ہیں۔ مائیں مختلف..... یعنی شریعتیں مختلف ہیں..... اور دین یعنی اصول شریعت..... سب کا ایک ہے..... اور میں صلی علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں اس لیے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نمی نہیں..... وہ نازل ہوں گے جب ان کو دیکھو تو پہچان لیں..... وہ مہماندہ ہوں گے..... رنگ ان کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا..... ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے سر کی پریشان ہوگی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے..... اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہوگی..... صلیب کو توڑ دیں گے جڑ پر کواٹھائیں گے..... سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے..... اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا..... اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں حج وصال کو نکل کرائے گا..... پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شہر اذیت کے ساتھ اور چھپتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرے لگیں گے..... اور بچے سانپوں کے ساتھ کھینچے لگیں گے..... سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے..... صلی علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے..... اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔



یہ حدیث شریف الفاظ کے معمولی تہذیبی سے مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

- 1..... بخاری جلد 1 صفحہ 489، 490.
- 2..... مسلم جلد 1 صفحہ 87.
- 3..... ابوداؤد جلد 2 صفحہ 135.
- 4..... ابن ماجہ صفحہ 308.
- 5..... مسند احمد جلد 2 صفحہ 411 صفحہ 494.
- 6..... درمنثور جلد 2 صفحہ 242، پرائن الی شیعہ امام ابو داؤد ابن جریر ابن حبان کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے۔
- 7..... ابن کثیر جلد 3 صفحہ 16.
- 8..... فتح الباری جلد 6 صفحہ 357 پر حافظ ابن حجر اس کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔
- 9..... التصريح صفحہ 160.
- 10..... مصنف ابن ابی حنیہ جلد 8 صفحہ 654 حدیث نمبر 41. باب ذکر فی فتنہ الدجال.
- 11..... صحیح ابن حبان جلد 9 صفحہ 289، 290 پر سنن مذکورہ مکمل سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔
- 12..... مرزا صاحب کے بیٹے بیتر الدین محمود نے اس حدیث کو مکمل نقل کیا ہے۔
(حقیقت النبوۃ صفحہ 188 مندرجہ احوال جلد 2 صفحہ 508)
- 13..... خود مرزا صاحب نے اس حدیث کے بعض حصے نقل کر کے اس کی تصحیح و تہذیب کی بلکہ اس سے استدلال بھی کیا ہے۔
(انزال اودام صفحہ 594 خزائن جلد 3 صفحہ 420)



حدیث شریف کی نتائج:

- 1..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوبارہ تم میں نازل ہوں گے۔
- 2..... وہی صلی علیہ السلام نازل ہوں گے جن کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نمی نہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کی بھائی تھے۔
- 3..... عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔
- 4..... عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہوگا۔
- 5..... عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دجال ہلاک ہوگا۔
- 6..... عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔
- 7..... حتیٰ کہ ان کے زمانہ میں شہر اذیت کے ساتھ، چھپتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرے لگیں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھینچے لگیں گے۔
- 8..... اس کے بعد پھر عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں گے (ابھی ان کی وفات نہیں ہوئی) اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔



احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... کیا مرزا صاحب ابن مریم تھے؟ یا ابن چراغی بی؟
- 2..... کیا مرزا صاحب وہی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھریف لائے تھے؟ جن کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نمی نہ تھا؟
- 3..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ، یہودیت، نصرانیت مٹ گئی یا خود مرزا صاحب کے ختم نبوی ہندوستان میں بھی مرزا صاحب کے زمانہ میں ہر انہوں کی حکومت تھی؟
- 4..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں دین اسلام کا ظہور ہوا؟ یا خود مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے کر دین اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کی؟
- 5..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں دجال کا قتل ہوا؟
- 6..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں امن و امان ہوا؟
- 7..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں شہر اذیتوں کے ساتھ، چھپتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرے؟
- 8..... کیا مرزا صاحب کی وفات ان تمام امور کے بعد ہوئی ہے؟ احمدی..... صحیح جواب قیامت کے دن کے لیے بتا رہیں۔
- 9..... اس حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے لیے..... اسے نازل..... کا صراحتہ لفظ ہے۔ کیا پورے ذخیرہ احادیث میں احمدی..... ان معجلہ مولود..... کا لفظ دکھاتے ہیں؟
- 10..... اس صحیح حدیث میں..... تم بتوفی..... (ان امور کے بعد) عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوں گے۔ کیا احمدی حضرات کسی صحیح حدیث میں..... قد توفی..... کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے دکھاتے ہیں؟
- 11..... وہ صلی علیہ المسلمون..... اور عیسیٰ علیہ السلام کی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے۔ کیا احمدی حضرات کسی صحیح حدیث سے..... قد صلی علیہ المسلمون..... کہ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ چکے دکھاتے ہیں؟

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی۔ آسمان سے نازل ہونے کے بعد قیامت سے پیشتر جب یہ تمام باتیں ظہور میں آجائیں گی تب وہ وقت ہوگی۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر 2

حدیث: عن الحسن مرسلًا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لليهود ان عيسى لم يموت وانہ راجع اليكم قبل يوم القيمة.
(ابن کثیر جلد 1 صفحہ 366: زیر آیت الی موفیک)
ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب تمہاری طرف ضرور لوٹ کر آئیں گے۔

یہ حدیث شریف مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

1..... ابن جریر جلد 3 صفحہ 289.

2..... درمنثور جلد 2 صفحہ 36.

یہ روایت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف درمنثور نے نقل فرمائی دونوں حضرات احمدیوں کے نزدیک مجدد ہیں اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کو مرزا صاحب نے رئیس المفسرین تسلیم کیا ہے۔ تیوں اکابر احمدیوں کے نزدیک مسئلہ ہیں۔
(آئینہ کالات اسلام صفحہ 168 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... یہود (جو انا قتلنا المسيح سے) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... ان عیسیٰ لم يموت..... تحقیق عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔
- 2..... اس روایت میں..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔

اس صراحت ہے۔..... ان روایت میں..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....4

حدیث: وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک ينزل

اخى عيسى بن مريم من السماء. (کنز العمال جلد 14 صفحہ 619 نمبر 39726)

ترجمہ: ”ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن

مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اس روایت کو کنز العمال کے مصنف علی بن حسام المتقی ہندی نے نقل کیا ہے احمدیوں کے نزدیک یہ دسویں صدی کے مجدد ہیں۔ **مرزا صاحب نے اس**

کو حدیث رسول اللہ تسلیم کیا ہے اور عن ابن عباس قال قال رسول اللہ الخ لکھا ہے۔

(حماۃ البشری صفحہ 148 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314)



حدیث شریف کا نتیجہ:

1..... اس روایت میں نزول من السماء کی صراحت ہے۔



احمدی حضرات سے سوالات:

1..... اس روایت کو نقل کرنے والے احمدیوں کے نزدیک مجدد ہیں۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں

سے نزول کا ذکر کرتے ہیں۔ اب اس قول کے بعد احمدی حضرات فرمائیں گے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حیات مسیح علیہ السلام کا

حقیقہ تھا یا نہ؟

2..... مرزا صاحب جگہ جگہ اپنی کتب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو وفات مسیح کا قائل ظاہر کرتے ہیں کیا یہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ ہے

یا نہ؟

3..... مرزا صاحب نے ایک روایت کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ مگر اس میں سے ”من السماء“ کا لفظ حذف کر کے خیانت کا ارتکاب کیا۔ کیا

(حماۃ البشری صفحہ 148 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314)

خائن نبی ہو سکتا ہے؟

حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر 6

احمدی حضرات اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہوگی؟ تو مندرجہ ذیل کچھ حدیثیں پیش خدمت ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں مدفون ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث I: "عن عبد اللہ بن سلام و رضی اللہ عنہ قال یدفن عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ عنہما فیکون قبرہ رابعاً" (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 209)

(در منشور جلد 2 صفحہ 246)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہوں گے اور ان کی چوتھی قبر ہوگی۔"

حدیث II: "عن عائشہ رضی اللہ عنہ قالت قلت یا رسول اللہ انی اری انی اعیس بدک فتاذن لی ان ادفن الی جنبک فقال وانی لک بذالک الموضع مافیہ الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسیٰ بن مریم"

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 620) حدیث نمبر 39728

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر یہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہوں گی۔ اپنے پہلو میں بٹھنے والے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ آپ کے لیے جگہ کہاں۔ وہاں تو صرف میری (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھی جگہ ہے۔"

حدیث III: "عن عبد اللہ بن سلام قال وجدت فی الکتاب ان عیسیٰ بن مریم یدفن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر وقد بقی فی البیت موضع قبر"

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتب سادہ میں پایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبر میں اور تحقیق باقی ہے روضہ طیبہ میں ایک قبر کی جگہ۔"

حدیث IV: "عن عبد اللہ بن سلام نظرت فی التورۃ صفحۃ محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معہ"

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں لکھا دیکھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔"

حدیث V: "عن عبد اللہ بن سلام لیدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی فی بیعہ۔"

(تاریخ الکبیر للبخاری جلد 1 صفحہ 263)

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور دفن ہو گئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ان کے گھر میں۔"

حدیث VI: "قال ابو مودود وقد بقی موضع قبر"

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

(ترمذی جلد 2 صفحہ 202 باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوودود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔"

حدیث VII: "عن عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التورۃ صفحۃ محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معہ۔"

(ترمذی جلد 2 صفحہ 202 باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں لکھا ہے کہ وہ ایک ساتھ دفن ہوں گے۔"

حدیث VIII: "عن عتبہ اللہ بن عمرو وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر وقد بقی موضع قبر" (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام صفحہ 491)

ترجمہ: "عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) زمین پر نازل ہو گئے۔ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہو گئے اور میرے ساتھ میرے مقبرہ میں داخل ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان (قیامت کے دن) ایک مقبرہ سے اٹھیں گے۔"

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ:

..... نزول من السماء کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پینتالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے..... شادی ہوگی..... اولاد ہوگی..... پینتالیس سال نزول کے بعد دنیا میں رہ کر مدینہ طیبہ میں انتقال فرمائیں گے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ جہاں 3 قبور مبارک پہلے سے موجود ہیں۔

1..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 2..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ 3..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔

..... چوتھی قبر مبارک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں ہوگی۔

درمنثور..... ترمذی..... کنز العمال..... مجمع الزوائد..... ابن عساکر..... تاریخ الکبیر للبخاری..... ایسی وسیع اور اہم اکتساب کے حوالہ جات کے بعد بھی کوئی پرفیسب احمدی اس بات کو نہیں مانتا تو پھر ان کا علاج خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کر لیں گے۔

جیسا کہ صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 490 پر ہے: "یفعل الخنزیر" خدو کن من الشاکرین!

احادیث شریف کے نتائج:

- 1..... ان احادیث شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک روضہ طیبہ میں چوتھی قبر ہونے کی صراحت ہے۔
- 2..... اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں ابھی ایک قبر مبارک کی جگہ کے باقی ہونے کی صراحت ہے۔
- 3..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہو گئے۔

احمدی حضرات سے سوال:

- 1..... کیا روضہ طیبہ مدینہ منورہ میں چوتھی قبر مرزا صاحب کی بنی؟
- 2..... کیا روضہ طیبہ کی چوتھی قبر مبارک کی باقی جگہ (ترزی کی صراحت کے مطابق) بڑھ چکی ہوگی؟
- 3..... کیا مرزا صاحب کے متعلق تورات میں تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے؟

حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....7

حدیث: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن تہلک امة انا فی اولہا و عیسیٰ بن مریم فی آخرہا والمہدی فی وسطہا.

ترجمہ: ”ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اور درمیان میں مہدی (علیہ الرضوان)۔“

(جامع الاحادیث للسیوطی جلد 5 صفحہ 110 حدیث 17501)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 266 حدیث 38671)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 269 حدیث نمبر 38682)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 337 حدیث 38858)

(سراج منیر جلد 4 صفحہ 139 (مطبوعہ مکتبہ الایمان مدینہ))

(فیض القدیر جلد 5 صفحہ 301 حدیث 7384)

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

اس حدیث میں علامہ سیوطی۔ علاء الدین بن حسام الدین صاحب الکفر یہ دونوں احمدیوں کے نزدیک مجدد ہیں ان کی بیان کردہ روایت ہے۔



حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... اس حدیث شریف میں صراحت ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئیں گے۔
- 2..... اس حدیث شریف میں سیدنا مسیح علیہ السلام و مہدی علیہ الرضوان کی علیحدہ علیحدہ شخصیات کی تصریح ہے۔



احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... کیا مرزا صاحب مریم کا بیٹا تھا؟
- 2..... انکا ذاتی نام غلام احمد تھا یا عیسیٰ (علیہ السلام)؟
- 3..... مہدی علیہ الرضوان و مسیح علیہ السلام دو ہیں یا ایک؟

حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....8

مشکوٰۃ باب قصۃ ابن صیاد میں مذکور ہے حضور علیہ السلام بمعہ صحابہ رضی اللہ عنہم، ابن صیاد کو دیکھنے گئے۔ ابن صیاد کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو شبہ تھا کہ یہ بی دجال نہ ہو۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اذن لی یا رسول اللہ فاقبلہ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتُ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

ترجمہ: ”اجازت دیں مجھ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں ابھی اسے قتل کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ ابن صیاد دجال ہے تو پھر تو اسے قتل نہ کر سکے گا کیونکہ اس کا قتل عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوگا۔“

(مشکوٰۃ صفحہ 479 باب قصۃ ابن صیاد شرح السنۃ بغوی جلد 7 صفحہ 453 و 454 حدیث 4169)

(کتاب الفتن باب ذکر الصیاد مسند احمد جلد 3 صفحہ 368)

(مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 6 باب ماجاء فی ابن صیاد وقال رجالہ صحیح)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 331 باب ابن صیاد حدیث 38838)

(فتح الباری جلد 6 صفحہ 121)

(بخاری جلد 1 صفحہ 429 کتاب الجہاد باب یعرض الاسلام علی الصبی)

بخاری کے الفاظ یہ ہیں..... قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُ لِي فِيهِ اضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تَسْلُطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ الْخ.

ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ (اس لیے کہ اس کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے) اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں تو اس کے قتل میں تمہاری بھلائی نہیں۔“

امام احمد، صاحب الکفر العمال۔ علامہ عسقلانی۔ یہ سب احمدیوں کے مسلمہ مجدد ہیں۔ یہ روایت ان کی بیان کردہ ہے۔

مرزا صاحب بھی یہی کہتے ہیں کہ.....

”آنحضرت نے عمر کو قتل کرنے سے منع (کیا اور فرمایا) اگر یہی دجال ہے تو اس کا صاحب عیسیٰ بن مریم ہے جو اسے قتل کرے گا۔ ہم اسے قتل نہیں کر سکتے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 225 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 213)

ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں جو زمین پر اتر کر دجال کو قتل کریں گے جیسا کہ حدیث معراج میں اس کی مزید تائید ہے۔

حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... اس حدیث میں صراحت ہے کہ دجال کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔
- 2..... یہ کہ دجال ایک فرد معین ہے نہ کہ پادریوں کا گروہ جیسا کہ مرزا صاحب اپنی کتب میں صراحتاً اس کا ذکر کرتے ہیں۔
- (ازالہ اوہام صفحہ 488، 495، 732 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362، 365، 494)
- 3..... یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دجال کو کوئی دوسرا قتل نہیں کر سکتا۔
- 4..... اور اگر کوئی کسی کو دجال سمجھ کر قتل کرے گا تو وہ اس قتل میں بھلائی نہیں پائے گا۔

احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... کسی حدیث شریف میں احمدی حضرات دکھا سکتے ہیں کہ دجال کا قاتل عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی اور کو قرار دیا گیا ہو؟
- 2..... کیا احمدی حضرات حدیث میں دکھا سکتے ہیں کہ دجال کوئی قوم ہے نہ کہ شخص معین؟
- 3..... احمدی حضرات کسی حدیث میں دکھا سکتے ہیں کہ دجال کا قتل دلائل سے ہوگا؟

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....9

حدیث: عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقیث لیلة اسری بی ابراہیم و موسی و عیسی، قال فتذاکروا امر الساعة فردوا امرہم الی ابراہیم، فقال لا علم لی بہا فردوا الامر الی موسی، فقال لا علم لی بہا، فردوا الامر الی عیسی، فقال: اما وجعہا فلا یعلمہا احد الا اللہ تعالیٰ ذلک و فیما عہد الی ربی عزوجل ان الدجال خارج قال و معی قضیبان فاذا رآنی ذاب کما یدوب الرصاص قال فیہلکہ اللہ، حتی ان الحجر والشجر لبقول: یا مسلم ان تحن کافراً فقتل فافعل فافعل قال: فیہلکم اللہ تعالیٰ.

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... میں نے شبِ معراج میں ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے..... پس انھوں نے اس معاملہ میں ابراہیم سے رجوع کیا (کہ وہ وقتِ قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ..... مجھے اس کا کوئی علم نہیں..... پھر حضرت موسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں..... پھر حضرت عیسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے فرمایا جہاں تک وقتِ قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں یہ بات تو اتنی ہی ہے البتہ جو عہد پروردگار نے مجھ سے کیا ہے اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی پس وہ مجھے دیکھتے ہی راتگ (یا سبسہ) کی طرح کچھلنے لگے گا پس اللہ اس کو ہلاک کرے گا..... یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مردِ مسلم میرے نیچے کا فر چھپا ہوا ہے آ کر اسے قتل کر دے چنانچہ اللہ ان سب (کافروں) کو ہلاک کر دے گا۔“

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 375 واللفظ لہ)

(ابن ماجہ صفحہ 299 باب خروج الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و خروج یاجوج و ماجوج)

(اس میں ہے کہ میں دجال کو قتل کروں گا)

(ابن جریر جزء 17 صفحہ 91 زیر آیت حَتَّىٰ إِذَا فُصِّتَ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ.)

(مسند رک حاکم جلد 5 صفحہ 687 باب مذاکرۃ الانبیاء فی امر الساعۃ) (امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ

روایت صحیحین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے)

(فتح الباری جلد 13 صفحہ 79)

(درمنثور جلد 4 صفحہ 336)

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 صفحہ 661 حدیث نمبر 71 کتاب الفتن باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال)

امام احمد۔ حاکم۔ جلال الدین سیوطی۔ احمدیوں کے مسلم ہمد اور ابن جریر بنک المفسرین ہے ان سے یہ روایت منقول ہے۔



حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... تمام انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل دجال کے لیے دوبارہ دنیا میں آنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ کسی نبی نے اسکی تردید نہ کی گویا انبیاء علیہم السلام کا قرب قیامت نزولِ مسیح پر اجماع ثابت ہوا۔
- 2..... اس واقعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔
- 3..... عیسیٰ علیہ السلام نزول کو وعدہ خداوندی فرماتے ہیں۔
- 4..... عیسیٰ علیہ السلام کی دجال سے لڑائی کے وقت میں پتھر اور درخت کلام کریں گے۔
- 5..... دجال کے ساتھی جو جنگ میں شامل ہوں گے۔ ہلاک ہو جائیں گے۔



احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... انبیاء علیہم السلام کے اجماع کے مرزا صاحب اور احمدی منکر ہیں یا نہ؟
- 2..... جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ واقعہ کو تسلیم نہ کرے وہ کون ہے؟
- 3..... جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا منکر ہو وہ کون ہے؟
- 4..... مرزا صاحب کے زمانہ میں لڑائی ہوئی؟
- 5..... پتھر اور درختوں نے کلام کیا؟
- 6..... دجال کے ساتھی ہلاک ہوئے؟

حديث: حدثني المثنى ثنا اسحاق ثنا ابن ابي جعفر عن ابيه عن الربيع في قوله تعالى ألم الله لا اله الا هو الحي القيوم قال ان النصراني اذ ارسل الله صلى الله عليه وسلم فخاصموه في عيسى بن مريم وقالوا لا من ابوه وقالوا على الله الكذب والبهتان لا اله الا هو لم يتخذ صاحبة ولا ولدا فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم الستم تعلمون انه لا يكون ولدا هو يشبه اباه قالوا بلى قال الستم تعلمون ان ربنا حي لا يموت وان عيني ياتي عليه الفناء قالوا بلى قال الستم تعلمون ان ربنا قيم على كل شئ يكلوه ويحفظه ويرزقه قالوا بلى قال فهل يملك عيني من ذلك شيئا قالوا لا قال اخلصتم تعلمون ان الله عز وجل لا يخفي عليه شئ في الارض ولا في السماء قالوا بلى قال فهل يعلم عيني من ذلك شيئا الا ما اعلم قالوا لا قال فان ربنا صور عيني في الرحم كيف شاء فهل تعلمون ذلك قالوا بلى قال الستم تعلمون ان ربنا لا ياكل الطعام ولا يشرب الشراب ولا يحدث الحدث قالوا بلى قال الستم تعلمون ان عيني حملته امرأة كما تحمل المرأة ثم وضعت كما تضع المرأة ولدها ثم غذى كما يغذى الصبي ثم كان يطعم الطعام ويشرب الشراب ويحدث الحدث قالوا بلى قال فكيف يكون هذا كما زعمتم قال ففر فواما ابراهيم الاجهود فانزل الله عز وجل ألم الله لا اله الا هو الحي القيوم.

(تفسیر ابن جریر 37 جلد 3 صفحہ 163)

(تفسیر و منشور جلد 2 صفحہ 3)

”رَبِّعَ عَلَیْہِ السَّلَامُ“ اے اللہ! تو اس پر چار بار بھیج دے۔ اور وہوں کی یہ جان کر کہ وہ روایت ہے۔

ترجمہ:

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناظرہ اور مکالمہ شروع کیا اور یہ کہا کہ..... اور حضرت مسیح علیہ السلام ابن النبیوں کو پھر ان کا باپ کون ہے حالانکہ خدا والا شریک بیوی اور اولاد سے پاک اور منزہ ہے..... تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے..... انھوں نے کہا کیوں نہیں ہے شک ابیا ہی ہوتا ہے..... (یعنی جب یہ تسلیم ہو گیا کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اس قاعدہ سے حضرت مسیح علیہ السلام بھی خدا کے مماثل اور مشابہ ہونے چاہئیں حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ خدا اپنے جس سے اور بے چارن و چوہن کے نہیں تشکیل دے گا۔ وَلَمْ یَخْنَلْ لَہٗ مُخْضَوٰۃً اُخْذَ).....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار جی لا یعوت سے یعنی زندہ ہے کبھی نہ مرے گا..... اور میں صلی اللہ علیہ السلام پر موت اور فنا سے والی ہے..... (اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ صلی اللہ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں مرے نہیں بلکہ زندہ اُخْذَ بندہ ہیں ان پر موت آئے گی)..... نصاریٰ نے انھیں یہ کہا ہے شک مجھ سے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار ہر چیز کا قاضی رکھے والا تمام عالم کا تمہیں ان اور عافا اور رب کا رزاق ہے..... نصاریٰ نے کہا ہے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... صلی اللہ علیہ السلام ابھی کیا ان چیزوں کے مالک ہیں؟ نصاریٰ نے کہا نہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں..... نصاریٰ نے کہا نہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صلی اللہ علیہ السلام ابھی کیا انھیں شائے؟..... نصاریٰ نے کہا نہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رحم بار میں جس طرح چاہا بنایا..... نصاریٰ نے کہا ہاں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو خوب معلوم ہے کہ..... اللہ نے حکم کیا تھا کہ تے بن پانی چیتا ہے اور نہ بول و برا کرتا ہے..... نصاریٰ نے کہا ہے شک..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور عورتوں کی طرح ان کی والدہ مطہرہ حاملہ ہوئیں اور پھر مرد صلیبتہ نے ان کو جنتا..... جس طرح خورشید بچوں کو جنتا کرتی ہے..... نصاریٰ نے کہا ہے شک ابیا یہ ہے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کس طرح خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں؟ نصاریٰ نے ان سے کہ تم کو خوب پتہ چلنا ان کو ریوۃ و دانستہ اتباع حق سے انکار کیا..... اللہ عزوجل نے اس بارے میں یہ آیتیں نازل فرمائیں ”اِنَّہٗ لَا یَلٰہُ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ“

حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... اس روایت میں صراحت ہے کہ نصاریٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ہوئی۔ نصاریٰ صلی علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے اور ہیں۔ یہ موقع تھا کہ اگر مسیحی علیہ السلام فوت شدہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے وفات علیہ السلام کو اہم القہر کر کے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا؟
- 2..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ جی و قدوم کا ذکر کیا اور صلی علیہ السلام کے لیے کہ ان پر قضا آئے گی فرمایا اگر صلی علیہ السلام قادمہ (یعنی فوت شدہ تھے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما کرے کہ اللہ تعالیٰ جی و قدوم ہے صلی علیہ السلام فوت ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل اور پختہ ہو جاتی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ان پر قضا آئے گی یہ صریح دلیل ہے حیات صلی علیہ السلام کی۔
- 3..... اس حدیث میں ان عیسیٰ یاجی، علیہ الفناء کی تصریح ہے۔

احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... 1۔ نصاریٰ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حیات مسیح علیہ السلام کا کیس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ کیا۔ احمدی حضرات فرمائیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہ مانے وہ کون؟
- 2..... 2۔ اگر مسیحی علیہ السلام فوت شدہ تھے تو نصاریٰ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کیا عقیدہ پیش کیا؟
- 3..... 3۔ احمدی فرمائیں کہ نصاریٰ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حیات مسیح علیہ السلام کا اثبات فرمایا۔ اگر وہ فوت شدہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کی تائید کر کے اسلام کیا کیس غلط پیش کیا؟ عباد اللہ۔
- 4..... 4۔ مرزا صاحب کے نزدیک صلی علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ شرک ہے (الاستقام) کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ اللہ شرک کی تائید کی؟
- 5..... 5۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تک سب راویوں نے شرک کو پہنچایا؟
- 6..... 6۔ اس حدیث میں ان عیسیٰ بنیانی علیہ الفناء ہے کیا احمدی حضرات ان عیسیٰ علیہ السلام اتنی علیہ الفناء کا لفظ کسی روایت میں پورے ذخیرہ احادیث سے دکھا سکتے ہیں؟
- 7..... 7۔ ہم نے ان روایات میں احمدیوں کے سلسلہ مجددین کے اس پیش کر کے ان کی بیان کردہ روایات کو نقل کیا۔ کیا یہ مجددین صحیح تھے یا مرزا صاحب؟
- 8..... 8۔ تیرہ صدیوں کے مجددین مسیح علیہ السلام کے قائل چودھویں صدی کا (بزم خود) مرزا صاحب مجددان کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ کیا وہ تیرہ صدیوں کے مجددین صحیح تھے یا صرف مرزا صاحب؟
- 9..... 9۔ وہ عقیدہ جو تیرہ صدیوں کے مجددین کا ہے ان کا انکار کرنے والا خود وہی ہو سکتا ہے؟